خواب میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

خواب کی حقیقت کے بارہ میں محدثین، متکلمین، فلاسفہ اور اطباء وغیرہ کے خیالات مختلف ہیں۔ چنانچہ امام بیضاوی کہتے ہیں:

انها انطباع الصورة المتحدرة من افق المتخيلة الى الحس المشترك والصادقة منها ان تكون باتصال النفس بالملكوت۔ (جمع الوسائل)

کہ رویا (خواب) کی حقیقت یہ ہے کہ جو صورتیں قوتِ خیالیہ (قوتِ خیالیہ دراصل تمام صورتوں کا خزانہ ہوتا ہے) میں مجتمع ہوتی ہیں تو جب وہ صورتیں وہاں سے اتر کر حس مشترک کی تختی پر پڑتی ہیں تو خواب دیکھنے والا ان کو دیکھتا ہے۔ اب جو صورتیں صادق (سچی) ہوتی ہیں ان کی حقیقت یہ ہوتی ہے کہ نفس کا اتصال عالم ملکوت کے ساتھ ہوتا ہے اس لیے ایسا خواب سچا ہوتا ہے۔

کچھ متکلمین کا خیال ہے کہ رویا (خواب) کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ خیال باطل ہوتا ہے اور مفید علم نہیں ہوتا کیونکہ یہ عادت کے خلاف ہے یعنی عام طور پر عادت کے مطابق جن ذرائع سے علم حاصل ہوتا ہے یہ اس کے خلاف ہے۔ اسی طرح معتزلہ فرقہ بھی رویا کے غیر مفید اور باطل ہونے کا قائل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ادراک کے شرائط اس حالت میں نہیں پائے جاتے۔ حواس معطل ہوتے ہیں تو علم کیسے حاصل ہو سکتا ہے اور عام طور پر اطباء کے نزدیک رویا یا خواب انسان کے مزاج کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جیسے اخلاط ہوں گے ان کے غلبے کے لحاظ سے خواب آتے ہیں۔

فلاسفہ عام طور پر یہ کہتے ہیں کہ رویا خواب کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مثالی صورتیں جو عالم بالا میں منقش ہوتی ہیں جب ان کا انعکاس نفس کے آئینہ میں ہوتا ہے تو یہ خواب یا رویا کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔

خواب دراصل ایک ایسی حقیقت ہے کہ مرد، عورت، مومن، کافر، نیک و بد سب ہی خواب دیکھتے ہیں

ہر ایک کو کم و بیش خواب سے واسطہ پڑتا ہے۔

اہل السنۃ کہتے ہیں کہ خواب دراصل وہ اعتقادات ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نائم یعنی سونے والے شخص کے قلب میں پیدا فرما دیتا ہے جس طرح بیداری کی حالت میں انسان کے قلب میں اللہ تعالیٰ اسی قسم کے خیالات و اعتقادات پیدا کر دیتا ہے۔

اہل السنۃ یہ بھی کہتے ہیں کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ نفسانی، شیطانی اور رحمانی۔ نفسانی خواب وہ ہوتے ہیں جو خطراتِ نفسانیہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، یہ خطرات اخلاط، غذا اور جسمانی تغیرات سے پیدا ہوتے رہتے ہیں

شیطانی خواب: جو شیطان کے اثرات اور وسواس کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں اور

رحمانی خواب جو رویائے صالحہ کہلاتے ہیں اور یہ حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:۔

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رویا المومن کلام یکلم العبد ربہ فی المنام (رواہ الطبرانی بسند صحیح والیضاً مظہری ص ۱۳۷ ج ۵	حضرت عبادہ بن صامت رض روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا خواب ایک قسم کا کلام ہوتا ہے جو بندہ اپنے رب کے ساتھ خواب کی حالت میں کرتا ہے۔

البتہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے خواب ہمیشہ برحق اور سچے ہوتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رض کہتے ہیں کہ رویا الانبیاء وحی (ترمذی) کہ انبیاء علیہم السلام کا خواب وحی کی ایک قسم ہوتی ہے۔ نبی کے خواب سے شریعت کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو کسی حقیقت کا علم خواب کے ذریعے بھی عطا فرماتا ہے یا کسی حکم پر مطلع کر دیتا ہے۔ یہ بات قرآن کریم اور سنت کے قطعی دلائل سے ثابت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کا خواب اور اس کے ذریعے قربانی کا حکم اور حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب اور ابتلاء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب اور اس کے ذریعے عمرہ ادا کرنے کا حکم بھی قرآن سے ثابت ہے۔ بہرحال نبی کا خواب حجت ہوتا ہے۔ نبی کے علاوہ کسی کا خواب حجت نہیں ہوتا الا یہ کہ نبی اگر اس کی تصدیق فرمائے تو وہ بھی حجت شرعیہ بن جائے گا۔ غیرِ نبی کا خواب اگرچہ حجت شرعی نہیں بن سکتا لیکن رویا صالحہ کے ذریعہ ایک مومن کو بشارت حاصل ہو سکتی ہے اور اُنس اور قرینہ کا کام یہ خواب دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق رویا صالحہ کو مبشراتِ نبوت میں شمار کیا گیا ہے اور محدثین کرام کہتے ہیں کہ نبوت کی چھیالیس ۴۶ اچھی

اور عمدہ خصلتوں میں سے ایک عمدہ خصلت رویا صالحہ بھی ہے جس کو خود کوئی مومن دیکھتا ہے یا اس کے حق میں کوئی دوسرا شخص دیکھتا ہے۔ خواب کی حالت اور کیفیت اور بعض خاص حالات اور خاص اوقات میں خواب دیکھنا یہ باتیں خواب کے سلسلہ میں قابلِ لحاظ ہیں۔ قربِ قیامت کے دور میں اور رات اور دن کے استوا کے وقت بھی اکثر خواب سچے ہوں گے۔ سچ بولنے والے آدمیوں کا خواب اکثر سچا ہوتا ہے۔ خواب اور اس کی تعبیر کے درمیان بہت گہرا ربط ہوتا ہے۔ ہر آدمی کو اس سے مناسبت نہیں ہوتی، اسی لیے خواب ہر آدمی کے سامنے ذکر بھی نہیں کرنا چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لاتحدث بہا الا حبیبا او لبیبا
(ترمذی)

کہ خواب کا تذکرہ کسی مخلص دوست یا کسی عقلمند دانا آدمی کے سامنے کرو کیونکہ وہ اس کا کوئی اچھا محمل نکالیں گے ورنہ تم پریشانی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

خواب کی تعبیر کبھی تو جلدی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی دیر سے۔ اکثر ڈراؤنے خواب شیطانی ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر کسی کے سامنے نہیں کرنا چاہیے بلکہ بائیں طرف تھوک کر تعوذ کرنا چاہیے۔

خواب بالکل بے اصل یا وہمی چیز نہیں بلکہ اس کی بھی ایک خاص حقیقت ہے۔ شیخ ابن عربیؒ کہتے ہیں کہ رویا یا خواب وہ ادراکات (علوم یا خیالات) ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بندہ کے قلب میں بتوسط ملک یا بتوسط شیطان القا کرتا ہے۔ کبھی ان ادراکات کی حقیقت کا القا ہوتا ہے جبکہ اسما کے ساتھ ہو اور کبھی عبارت کے ساتھ ہوتا ہے جیسا کنیت کے ساتھ اگر ہو اور کبھی تخلیط (خلط ملط کر دینے) کی شکل القا ہوتا ہے۔ اس کی نظیر بیداری کی حالت میں خواطر ہیں کبھی تو مکمل شکل میں آتے ہیں اور کبھی نامکمل شکل میں۔

بعض محققین یہ کہتے ہیں کہ خواب کے معاملات بھی عالم مثال سے مربوط ہوتے ہیں۔ عالمِ مثال ایک ایسا عالم یا جہان ہے جو مجرد محض اور مادی یا ناسوتی عالم کے درمیان ایک لطیف عالم ہے۔ اس میں ہر چیز متشکل اور متمثل ہو سکتی ہے اور اس عالم میں اشیاء کی لمبائی چوڑائی، رنگ و شکل، طول و عرض وغیرہ تو نظر آتے ہیں لیکن مادہ نہیں ہوتا جیسا کہ عالم اشباہ میں ہوتا ہے۔ آپ جب آئینہ دیکھتے ہیں تو آپ کو مقدار، شکل، طول و عرض، رنگ وغیرہ سب نظر آتا ہے لیکن مادہ اس میں بھی نہیں ہوتا۔ حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ اشیاء مادی جہاں سے عالم مجرد کی طرف پہلے عالم مثال جاتی ہیں اور پھر وہاں سے عالم مجرد کی طرف صعود کرتی ہیں اور اگر عالم مجرد سے کوئی چیز آتی ہے تو پہلے عالم مثال میں منتقش ہوتی ہے اور پھر زمین پر اترتی ہے۔

امام شاہ ولیؒ فرماتے ہیں کہ خواب کی حقیقت یہ ہے کہ وہ علوم جو خزانہ خیال میں مخزون ہوتے ہیں جب وہ حسِ مشترک میں اترتے ہیں اور حاضر رہتے ہیں جبکہ بیداری کی حالت ان میں استغراق اور توجہ

سے مانع ہوتی ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ یہ خیالات ہیں لیکن جب آدمی سو جاتا ہے تو وہ یقین کرتا ہے کہ یہ وہی صورتیں ہیں بعینہٖ (شاہ ولی اللہؒ ہیں کہ خواب کی حقیقت اخلاط کے غلبہ سے اس طرح ہوتی ہے کہ) صفراوی مزاج آدمی جس میں خلط صفرا کا غلبہ ہو بسا اوقات خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ ایک خشک جنگل میں ہے اور شدید گرمی کا دن ہے۔ گرم لوئیں چلتی ہیں۔ اچانک جنگل میں آگ لگ جاتی ہے اور یہ اس میں گھر جاتا ہے۔ ہر طرف سے آگ اس کو گھیر لیتی ہے۔ یہ بھاگنا چاہتا ہے مگر کوئی راستہ نہیں ملتا اور آگ کے شعلے اس پر پڑتے ہیں اور یہ شدید تکلیف اور دکھ اٹھاتا ہے۔

اسی طرح بلغمی مزاج آدمی دیکھتا ہے کہ وہ شدید سرد رات میں بہت ٹھنڈی نہر اور شدید زمہریری ہواؤں میں کشتی پر سوار ہے۔ ہوائیں تیز چلتی ہیں اور یہ بھاگنا چاہتا ہے مگر کوئی راستہ نہیں پاتا۔ اسی حالت میں کشتی غرق ہو جاتی ہے اور یہ شدید تکلیف اٹھاتا ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ ص ۳۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا ایک نہایت ہی مسرت بخش بات ہے اور سعادت مندی کی علامت ہے۔ بعض اوقات گمراہ لوگ اور باطل اعتقاد رکھنے والے لوگ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں اور یہی چیز ان کی ہدایت کا ذریعہ بن جاتی ہے چنانچہ کئی واقعات اور مشاہدات جو ہمارے علم میں آئے ہیں ان میں سے بعض کا تذکرہ مفید ہوگا۔

آج سے تقریباً پچاس سال قبل ایک مصری نومسلم ہر سال برصغیر میں آیا کرتا تھا اور کلکتہ سے پشاور تک دورہ کرتا تھا۔ کسی عربی مترجم کو اپنے ساتھ لے کر وہ چلتا تھا اور تبلیغ کرتا تھا اور اپنی تبلیغ میں یہ بات بھی بیان کرتا تھا کہ میں مصر میں ایک عیسائی مبلغ تھا۔ مجھے بڑی تنخواہ اور ہر قسم کی سہولتیں حاصل تھیں۔ بنگلہ، موٹر وغیرہ سب کچھ تھا اور میں عیسائیت کا ایک بڑا مبلغ پادری تھا لیکن ایک دفعہ خواب میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور مجھے بتلایا گیا اور مشاہدہ کرایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی تمام روشنیوں پر غالب ہے۔ اس کا مقابلہ کوئی روشنی نہیں کر سکتی۔ اسی دن سے اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا اور میں نے اسلام قبول کر لیا اور اب میں اسی جوش و خروش اور جذبہ سے اسلام کی تبلیغ کرتا ہوں۔

اسی طرح ۱۹۳۸ء کا واقعہ ہے کہ جہان آباد ضلع شاہ پور میں ایک طالب علم جو اس وقت مشکوٰۃ شریف کے درجے میں پڑھتا تھا اس نے بتلایا کہ میں ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہوں اور میں اور میرا سب خاندان سکھ مذہب رکھتا ہے۔ میں پہلی زندگی میں ڈاکے ڈالا کرتا تھا اور میرا شمار ڈاکوؤں میں ہوتا تھا۔ مجھے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور آپؐ نے مجھے کچھ ایسی تلقین فرمائی کہ میں سکھ مت چھوڑ کر مسلمان ہو گیا اور اب علم دین حاصل کرتا ہوں۔

پاکستان کے مشہور و معروف پروفیسر غازی احمد صاحب (سابق کرشن لال) جو کٹر ہندو تھے اور بہت شدید متعصب ہندو خاندان میں رہتے تھے ان کو بھی خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور بالآخر ان کی ہدایت قبول کرنے کا ذریعہ بنی۔ انہوں نے اپنی پوری سرگزشت اپنی کتاب "من الظلمات الی النور" میں تحریر کی ہے جو نہایت ہی معلومات افزا اور عبرت انگیز کتاب ہے۔

اسی طرح قریبی سنین میں بھوپال انڈیا میں ایک ہندو اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹر جو ڈبل پی ایچ ڈی ہے اور دنیا کی بارہ ۱۲ زبانوں پر عبور رکھتا ہے اس نے اپنے اسلام قبول کرنے کے واقعہ میں مؤثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا ذکر کیا ہے۔ یہ ہندو مذہب کی بھی اعلیٰ تعلیم سے واقف ہے اور اچاریہ کی ڈگری بھی رکھتا ہے جس نے مع اپنی بیوی اور بچی کے اسلام قبول کیا اور اب وہ اسلام کا مبلغ ہے۔ اس کا تذکرہ رسالہ دارالعلوم دیوبند میں بھی آچکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے سلسلہ میں کچھ اشکالات بھی ہیں جن پر نظر کرنی ضروری ہے۔ ایک اشکال یہ ہے کہ ایک ہی وقت میں مختلف اشخاص مختلف ممالک اور مختلف شہروں اور اماکن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرتے ہیں تو بیک وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں کہاں تشریف لے جا سکتے ہیں؟

اس اشکال کا حل یہ ہے کہ یہ بات کوئی دشوار نہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر ہی رہتے ہوں اور دیکھنے والے مختلف جگہوں سے آپ کی زیارت مختلف اشکال میں کرتے ہوں۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے آفتاب کی زیارت جو اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے اور مختلف جگہوں سے اور دور دراز سے مختلف اشخاص اس کو دیکھتے ہیں۔ ہر ایک اپنی وضع اور خاص شکل میں دیکھتا ہے۔ آفتاب کو جس قسم کی عینک سے دیکھے گا اسی قسم کا نظر آئے گا۔ سرخ رنگ، سبز، زرد، سیاہ، سفید رنگ کی عینک سے اسی طرح نظر آئے گا حالانکہ آفتاب تو ایک ہی صورت میں ہے۔

ایک اشکال یہ بھی ہے بعض اوقات دیکھنے والے نامناسب شکل و صورت میں دیکھتے ہیں۔ چنانچہ غالباً مولانا محمد مظہرؒ صدیقی سہارنپوری یا مولانا عبدالعلیؒ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایبٹ آباد کے ریلوے سٹیشن پر ٹرین سے اترے ہیں۔ ہیٹ سر پر رکھا ہے کوٹ پتلون میں ملبوس ہیں، ڈاڑھی مونچھ صاف، کلین شیو وضع میں ہیں۔ انہیں اس وضع میں دیکھ کر مولانا سخت پریشان ہوئے۔ چنانچہ اس وقت کے ماہر تعبیر عالم دین مولانا عبدالرب دہلویؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو انہوں نے تعبیر میں یہ بتلایا کہ اس میں اشارہ ہے کہ انگریز دیر تک

اس ملک میں مسلط رہے گا۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد تقریباً نوّے سال تک انگریز برصغیر پر مسلط رہا۔

نامناسب شکل میں دیکھنے سے یا کوئی نامناسب کام کرتے ہوئے دیکھنے سے دو باتوں کا اشارہ ہو سکتا ہے۔ ایک تو وہی جو پہلے پہلے ذکر کیا گیا کہ حالات میں سے کسی حالت کی طرف اشارہ ہوگا۔ یا پھر یہ بات کہ دیکھنے والے کے حالات نامناسب ہوں گے۔ اس کی حالتِ بد کی طرف اشارہ ہوگا۔ اس کو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔

ایک اشکال یہ بھی ہے کہ مومن، منافق، فاسد العقیدہ، رافضی اور بدعتی حضرات بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا دعویٰ کرتے ہیں، یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ اس اشکال کا حل اور جواب حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ اپنی بعض تحریروں میں اس طرح پیش کرتے ہیں۔

سوال یازدھم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں دیکھنے کے بارہ میں اہل السنۃ اور فرقہ شیعہ دونوں کا دعویٰ ہے۔ ہر ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا ذکر کرتا ہے اور ہر ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الطاف اور مہربانیوں کا ذکر کرتا ہے اور اپنے مسلک کے مطابق احکام بھی نقل کرتا ہے اور گمان غالب یہ ہے کہ دونوں فرقے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں افترا تو نہیں کرتے ہوں گے اور شیطان کو اس مقام میں دخل نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ شیطان میری شکل میں ہمشکل نہیں ہو سکتا، تو اس بارہ میں کیا تصور کرنا چاہیئے۔

صحیح الاعتقاد سنی مسلمان اور فاسد الاعتقاد اہلِ بدعت، رافضی، غالی شیعہ وغیرہ ہر ایک کے لیے کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ یکساں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ سکیں اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ شیطان میری شکل میں متشکل نہیں ہو سکتا "لا یتمثل بی" کہ شیطان میری شکل میں متمثل نہیں ہو سکتا۔ "لا یتشبہ بی" کہ شیطان میری شباہت نہیں اختیار کر سکتا۔

من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطن لا یتصور او قال لا یتشبہ بی"	آپ نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے فی الواقع مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں متصور یا متشکل نہیں ہو سکتا۔
من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی	فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا۔
من رانی فی المنام فیرانی	فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ بیداری

فی الیقضۃ | میں بھی دیکھے گا۔

من رانی فقد رأالحق | جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو ہی دیکھا

جواب یا حل: حضرت شاہ رفیع الدینؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مضمون جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا پس بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا۔ اس حدیث کے مضمون اور مفہوم کو اکثر علماء نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مدفونہ کے ساتھ مخصوص کیا ہے کہ جس صورت پر آپ روضہ منورہ میں مدفون ہیں اس صورت میں دیکھنا مراد ہے۔

اور بعض نے اس کو عام رکھا ہے کہ تمام صورتوں میں رویت ہوسکتی ہے۔ ابتدائے نبوت سے وفات تک جوانی میں اور کلاں سالی میں، سفر و حضر اور صحت و مرض جس جس حالت میں آپ تھے ان سب حالتوں سے کسی حالت پر بھی آپ کو دیکھنا ممکن ہے۔

باقی سُنّی اور شیعہ دونوں کا دیکھنا تو یہ محض ایک احتمال ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں اور اس کا وقوع ثابت نہیں۔ محض فرضی باتوں کے ذکر کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ بہرحال اس مسئلہ کی تحقیق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا چار قسم پر ہوسکتا ہے

(۱) پہلی قسم جس کو **رویائے الٰہی** کہا جاسکتا ہے یعنی بالکل صحیح اور سچا خواب جس میں دیکھنا بالیقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتصال ہوگا جو حقیقت واقعہ اور نفس الامر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کا دیکھنا ہی ہوگا۔

(۲) دوسری قسم کے دیکھنے کو **رویائے مَلَکی** کہہ سکتے ہیں اور یہ دراصل آپؐ کے متعلقات میں کسی کو دیکھنا ہے جو آپؐ کے دین یا آپؐ کی سُنّت اور آپ کے نسب مطہر کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور اسی میں سالک کا درجہ بھی ہے جو آپؐ کی تابعت اور آپؐ کی محبت اور اس قسم کی چیزوں سے تعلق رکھتا ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدسہ کے ساتھ نمودار اور ظہور پذیر ہوتا ہے جو تعبیر رویا کی مناسبات کی بنا پر ہوتا ہے جو اس فن میں معتبر ہیں۔

(۳) **رویائے نفسانی:** تیسری قسم یہ ہے۔ یہ دراصل اپنے اعتقادات کی صورت کا ظہور ہوتا ہے جو صورت بھی اس کے خیال میں منقوش ہے وہ خواب میں ظاہر ہوتی ہے اور یہ صورت بالکل اس قسم کی ہوتی ہے جو کسی کاغذ پر منقش ہو۔ یہ تینوں قسم کی رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جائز ہے

(۴) **رویائے شیطانی:** یعنی شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں متشکل اور متمثل ہوکر نظر آئے تو یہ صورت ممتنع ہے اور اس کی نفی کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں متشکل اور متمثل ہوکر

نظر آئے تو یہ صورت ممتنع ہے اور اس کی نفی کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں شیطان کسی طرح بھی متشکل اور متمثل نہیں ہوسکتا۔

باقی قسم سوم کی رویت نفسانی میں یہ امکان ہے کہ شیطان کبھی اپنی آواز اور کلام کے ساتھ التباس ڈال دے اور وسوسہ اندازی کرے تو یہ ممکن ہے جیسا کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورۃ النجم تلاوت فرمائی اور سکوت کیا تو شیطان نے اپنی طرف سے دو تین حرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں ملا کر مشرک سامعین کے دلوں میں اشتباہ ڈال دیا۔

جب حیات میں یہ بات ممکن ہے تو خواب میں بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ اسی لیے شریعت غرا میں خواب کے احکام کو حجت نہیں مانا جاتا (نبی کے علاوہ دوسروں کے خواب کو)

اگر احیاناً اہلِ بدعت میں سے کسی کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ثابت ہو تو وہ اسی قسم سوم کے قبیل سے ہوگی واللہ اعلم بالصواب۔

احقر عرض کرتا ہے کہ شاہ رفیع الدینؒ کے کلام میں یہ بات جو ذکر کی گئی ہے یہ متفق علیہ نہیں۔ اکثر محدثین کرام نے سورۃ النجم کی تلاوت کے سلسلہ میں شیطان کی وسوسہ اندازی والی بات کو صحیح نہیں شمار کیا گیا بلکہ باطل اور بے اصل قرار دیا ہے جیسا کہ قاضی عیاضؒ، حافظ منذریؒ، علامہ عینیؒ اور امام بیہقیؒ اور امام نوویؒ وغیرہ نے ان روایات کے باطل ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ امام نوویؒ فرماتے ہیں:

فباطل لا یصح فیہ شئی لا من جهة النقل ولا من جهة العقل (شرح مسلم ص ۲۱۵ ج ۱)

کہ اس قسم کی سب روایات باطل ہیں کوئی چیز بھی ان میں سے صحیح نہیں نہ نقلی طریق پر اور نہ عقلی طور پر

(رسالہ جات سوالات اثنا عشر)

ایک حیرت انگیز واقعہ

حضرت ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ جس طرح حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ وہ ایک دن امہات المومنینؓ میں سے ایک کے پاس گئے تو ام المومنینؓ نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ نکالا جو ام المومنینؓ کے پاس محفوظ تھا۔ جب حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے آئینہ دیکھا تو آئینہ میں بجائے اپنی صورت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ دیکھی۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اگر یہ بات صحیح ہے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہوگا یا عبد اللہ بن عباسؓ کی کرامت ہوگی (جمع الوسائل شرح الشمائل ص ۲۲۳ ج ۲) واللہ اعلم بالصواب۔